بین الاقوامی حلال انڈسٹری کی تاریخ کا تحقیقی جائزہ

A Research Study of International Halal Industry

مقالہ نگار: **ماریہ گل**

پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و مطالعہ مذاہب، جامعہ ہری پور
mariagull317@gmail.com

معاون مقالہ نگار: **ڈاکٹر جنید اکبر**

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و مطالعہ مذاہب، جامعہ ہری پور
junaid8181@gmail.com

Abstract

Halal certification is essential to inform Muslims that products are manufactured using halal methods and halal ingredients; halal products can be identified through the halal system. Halal labeling and halal logos are part of the halal system that protects the consumer’s rights and facilitates in the selection of the products. The production and promotion of halal food in the industries of Muslims and non-Muslim countries is not only beneficial for foreign market share but also a positive and proud thing for the local people if they are Muslims while non-Muslims are also giving preference to pure and healthy food. The purpose of this article is to describe the brief history of halal industry in the countries which started giving priority to halal food production and those who are more active in halal industry. These not only meets the needs of the country but also imports a large number of halal products to other countries and are more active in halal market such as Australia, Turkey, Pakistan, and South Africa. Globally, the halal food market reported a turnover of 1.9 trillion dollars in 2020, with a further 11.3% growth expected in 2016-2021. While the global market for Muslim countries was 2.11 trillion dollars in 2017 which was expected to increase to 3 billion dollars in the coming 5 to 6 years.

Keywords: History of Halal Industry, Halal Certification, halal Standards, Halal Business

تعارف

2021میں دنیا کی کل آبادی میں سے 1.9 ارب آبادی مسلمانوں کی ہے[1] اور حلال خوراک ان کی ایک اہم ضرورت ہے، جس کو حلال انڈسٹری کے ذریعے پورا کیا جارہا ہے۔ گزرتے وقت کے ساتھ حلال انڈسٹری تیزی کے ساتھ

ترقی کررہی ہے۔ غیر مسلم بھی حلال کو صاف، خالص اور معیاری ہونے کی وجہ سے ترجیح دینے لگے ہیں اور حلال انڈسٹری کے ذریعے ملکی معیشت اور تجارت کو فروغ دے رہے ہیں اور یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ اب نہ صرف ایشیائی ممالک جیسے کہ ملائیشیا، تھائی لینڈ، برونائی اور فلپائن زیادہ فعال ہیں بلکہ مشرق وسطی کے ممالک جیسے کہ متحدہ عرب امارات، مغربی ممالک جیسے کہ امریکی ریاستیں اور یورپ جیسے کہ فرانس نے حصہ لیا ہے۔اور حلال انڈسٹری میں سنجیدہ توجہ دینا شروع کردیا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ حلال انڈسٹری کس طرح بنی، اس کا آغاز کہاں سے ہوا اور عالمی حلال مارکیٹ پر اس کے کیا اثرات ہیں؟

حلال انڈسٹری کی تاریخ پر آرٹیکل لکھے گئے جیسے کہ:

An over view of halal industry in Singapore by Abdul Aziz Mohammad in 2015, The global development of halal industry: A survey by Rininta Nurrachmi in 2017, The potential of ASEAN in halal certification implementation: A review by Baharudin Othman in 2016

لیکن یہ منتخب موضوعات براہ راست حلال انڈسٹری کی تاریخ سے متعلق نہیں ہیں۔

اس مطالعہ کے لئے لائبریری ریسرچ کا طریقہ کار اپنایا گیا ہے، آن لائن مشاہدہ، حلال فوڈ مارکیٹ کے کاروبار کا مشاہدہ، مختلف جرائد کے ریسرچ پیپرز، اور سپروائزر کے ساتھ باہمی مشاورت پر مبنی ہے۔

حلال سرٹیفکیشن کی تاریخ

ذیل میں حلال سرٹیفکیشن کی بین الاقوامی تاریخ مختلف ممالک کے حوالے سے الف بائی ترتیب سے بیان کی جائے گی جن میں ان ممالک کا تذکرہ کیا جائے گا جو موجودہ دور میں حلال انڈسٹری میں زیادہ فعال ہیں۔

آسٹریلیا

آسٹریلیا ایک زرعی ملک ہے اور بڑے پیمانے پر دوسرے ممالک کو گوشت برآمد کرتا ہے۔ گوشت کی حلال سرٹیفکیشن کا آغاز 1977 میں آسٹریلیا کی تنظیم آسٹریلیا فیڈریشن آف اسلامک کونسلز (AFIC) نے کیا۔AFIC حلال اتھارٹی آسٹریلیا کا پہلا حلال سرٹیفکیشن کا ادارہ ہے جو حلال کی تصدیق کرتا ہے۔[2]

آسٹریلیا آف اسلامک کونسلز کے علاوہ آسٹریلیا میں دیگر ادارے بھی ہیں جو حلال غذائی مصنوعات کے علاوہ حلال گوشت کی سرٹیفکیشن کرتی ہیں جیسے کہ آسٹریلین حلال اتھارٹی اینڈ ایڈوائزر اور حلال سرٹیفکیشن اتھارٹی آسٹریلیا۔[3]

آسٹریلیا کی تقریبا 25 ادارے ایسے ہیں جن کی بڑے گوشت اور اس کی مصنوعات کی حلال تصدیق پر دوسرے ممالک اعتماد کرتے ہیں ان ممالک میں انڈونیشیا، ملائیشیا، سعودی عرب، سنگاپور، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، مصر اور دیگر شامل ہیں۔

یہ ادارے درجہ ذیل ہیں:

1. Global Australian Halal Certification Pty Ltd
2. Australian Halal Authority and Advisers
3. Al Sadeq Association
4. Adelaide Mosque Islamic Society of South Australia
5. Al-Iman Islamic Society
6. Australian Halal Development and Accreditation
7. Australian Federation of Islamic Councils Inc.
8. Australian Halal Food Services
9. Australian National Imams Council
10. World Halal Certification Body
11. Global Halal Trade Centre Pty Ltd
12. Halal Supervisory Board of South Australia for the Kingdom of Saudi Arabia
13. Islamic Association of Katanning
14. Western Australia Halal Authority
15. RACS International for Halal Certification Services
16. Halal Australia Pty Ltd
17. Halal Certification Council
18. Islamic Coordinating Council of Victoria
19. Halal Certification Authority Pty Ltd
20. Halal Meat Board of Western Australia
21. Islamic Association of Geraldton
22. Islamic Council of Western Australia
23. Muslim Association of Riverina Wagga Wagga Inc
24. Perth Mosque Incorporated
25. Supreme Islamic Council of Halal Meat in Australia Inc[4]

آسٹریلیا آرگنائزیشن آف اسلامک کارپوریشن (OIC) ممالک کو درآمدات کے لحاظ سے چوتھا بڑا ملک ہے جس نے 2018 میں 7.8 بلین آسٹریلین ڈالر کی درآمدات OIC ممالک کو کی تھی اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ اگلے سالوں میں یہ درآمدات دگنی ہو کر 14.6 بلین آسٹریلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ 2018 میں برازیل کے بعد دوسرے نمبر پر گوشت اور زندہ جانوروں کی درآمدات OIC ممالک کو 3.1 بلین آسٹریلین ڈالر کی ہوئی۔[5]

امریکہ

امریکہ میں سب سے پہلے حلال سرٹیفکیشن کا آغاز اسلامک سروسز آف امریکہ (ISA) نے کیا جو شمالی امریکہ کی تنظیم ہے۔ یہ تنظیم 1975 میں قائم ہوا۔ اسلامک سروسز آف امریکہ کو یہاں رہنے والے مسلمانوں کی سرگرمیوں کے لئے قائم کیا گیا تھا جیسے کہ خاندان کی مدد، تعلیمی مواد اور مقامی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں غیر ملکی طلباء کے داخلوں کے لئے قائم کیا گیا تھا لیکن حلال سے متعلق مسلمانوں کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے 1980 میں حلال کی تصدیق اور سرٹیفکیشن کی سروسز کا آغاز کیا اور

حلال کے تمام شعبوں میں اپنی خدمات کو بین الاقوامی سطح پر منظور کروائے۔[6]

اسلامک سروسز آف امریکہ کے بعد 1981 میں اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ (ISNA) قائم ہوا جو امریکہ (USA) کی بڑی اسلامی تنظیم ہے اور ملائشیا کے ادارے (JAKIM) سے منظور شدہ ہے جو کہ اسلامک فوڈ اینڈ نیوٹریشن کونسل آف امریکہ (IFANCA) کے ساتھ مل کر بطور ایکریڈیشن باڈی امریکہ کے حلال سٹینڈرڈز کی ترقی کے لئے کام کر رہا ہے۔[7]

1982 میں اسلامک فوڈ اینڈ نیوٹریشن کونسل آف امریکہ (IFANCA) کا قیام ہوا جو کہ ملائیشیا کے ادارے (JAKIM)، انڈونیشا کے ادارے مجلس علماء اسلام اور سنگاپور کے ادارے مجلس علماء اسلام سنگاپور سے منظور شدہ ہے۔[8]

IFANCA کی 2016 کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکی صارفین سالانہ 20 بلین ڈالر حلال خوراک پہ خرچ کرتی ہے جس میں 2021-2017 تک 3.48 فیصد تک بڑھنے کا امکان ہے۔[9] امریکہ میں حلال خوراک کی مارکیٹ 2024-2020 کے درمیان 8 بلین ڈالر بڑھنے کی توقع ہے۔[10]

انڈونیشیا

انڈونیشیا دنیا کے بڑے ممالک میں شمار ہوتا ہے جس کی کُل آبادی 267 ملین ہے اس میں سے تقریبا 87 فیصد مسلم کمیونٹی ہے۔ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے لیکن حلال خوراک کے حوالے سے مسائل شروع ہوئے اوران مسائل نے مجلس علماء انڈونیشیا (MUI) کے چیئرمین حسن بصری کی توجہ حلال سرٹیفکیشن کی طرف دلوائی۔ 1988 میں (Tri Sutrisno of Brawijaya) یونیورسٹی میں ایک تحقیق کی گئی۔ مطالعہ کے نتائج نے یہ حقیقت واضح کر دی کہ لوگوں کے درمیان گردش کرنے والی بعض کھانے کی مصنوعات میں سور کا ڈی این اے شامل کیا جاتا ہے۔[11]

اس نئی تحقیق نے انڈونیشیا کے مسلمانوں کو حیرت میں ڈال دیا اور ان کے ذہنوں میں دوسری مصنوعات کے لئے بھی شکوک وشبہات پیدا ہو گئے۔ مسلم اکثریت آبادی کی وجہ سے یہ تحقیق دوسری کمپنیوں کے لئے بھی پریشانی کا سبب بن گئی کیوں کہ اس کے نتیجے میں دوسری مصنوعات کی خرید وفروخت میں بھی کمی آگئی۔ لیکن ذرائع نے ثابت کر دیا کہ یونیورسٹی میں کی گئی تحقیقات کے نتائج درست اور قابل قبول نہیں۔[12]

چونکہ اس وقت کی مصنوعات پر لیبل یا حلال کا نشان موجود نہیں ہوتا تھا جو اس مصنوع کو حلال ثابت کرتا اس لئے حکومت کی طرف سے یہ ذمہ داری مجلس علماء انڈونیشیا (MUI) کو دی گئی۔ مجلس علماء انڈونیشیا نے ایک ایسا ادارہ بنانے کا فیصلہ کیا جو مصنوعات کا حلال معائنہ کرے اور حلال سرٹیفکیٹ فراہم کر سکے۔ اس کے لئے یہ ادارہ ادویات، کاسمیٹکس یا خوراک سے متعلق مصنوعات کا جائزہ لے گا۔

مجلس علماء انڈونیشیا کا ادارہ جکارتہ، انڈونیشیا میں 1975 میں قائم ہوا۔ مجلس علماء انڈونیشیا نے حلال مصنوعات کی تصدیق کے لئے ایک ذیلی ادارہ 6 جنوری 1986 کو درجہ ذیل عنوان سے قائم کیا:

LPPOM-MUI (Lembaga pengkajian pangan, obat-obatn dan kosmetika majelis ulama Indonesia)

اس ادارے کے قیام کے ساتھ ہی مجلس علماء انڈونیشیا نے بوگر ایگر کلچرل انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ حلال سرٹیفکیشن کی تحقیق اور لیبارٹری کے استعمال کی صورت میں شراکت کی۔[13] اور حلال سرٹیفکیشن کے عمل کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

ایم یو آئی میں فتوی دینے والے علماء شامل کئے گئے جن کا کام مصنوعات کی اسلامی قواعد وضوابط کے مطابق حلال و حرام کا جائزہ لینا تھا۔ جب کہ MUI-LPPOM کی ذمہ داری مصنوعات کے اجزاء کا سائنسی نقطہ نظر سے جائزہ لینا تھا اور آخر میں ایم یو آئی کے فتوی کمیشن یہ فیصلہ دیتا کہ فلاں مصنوع حرام ہے یا حلال۔ اسی طرح دونوں اداروں کی شراکت سے حلال سرٹیفکیشن کا سلسلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

انڈونیشیا کی حلال مارکیٹ کی مالیت 2018 میں 2.2 ٹریلین ڈالر رہی جو 2023 میں 3 ٹریلین ڈالر تک بڑھنے کا امکان ہے۔ 2019-2020 کے اعداد وشمار کے مطابق انڈنیشیا کی حلال خوراک اور مشروبات کی انڈسٹری ٹاپ 10 ممالک میں ابھی تک داخل نہیں ہوئی۔[14]

برازیل

1980 کی دہائی میں احمد علی سیفی[15] نے برازیل میں حلال انڈسٹری کا آغاز حلال ذبح خانے کی ابتداء سے کیا۔ اس کے بعد سیڈل حلال (CDIAL HALAL) جو کہ ایک حلال سرٹیفکیشن باڈی ہے کی باقاعدہ طور پر بنیاد رکھی۔ سیڈل کے علاوہ برازیل میں سل (SIIL halal) اور فیمبرس (FAMBARS) بڑے حلال سرٹیفکیشن کے ادارے ہیں۔ یہ تینوں حلال سرٹیفکیشن باڈیز گلف ایکریڈیشن سنٹر سے ایکریڈیٹڈ ہیں۔[16]

احمد علی سیفی کو 1980 میں کویت کی طرف سے برازیل میں مذہبی ذبح خانے سے متعلق خدمات فراہم کرنے کی درخواست موصول ہوئی احمد علی سیفی نے "حلال سلاٹر" کا گروپ بنایا جو براہ راست فیکٹریوں اور مذبح خانوں میں کام کرتا تھا اس کا کام حلال پیداوار کا معائنہ کرنا اور حلال نظام تیار کرناتھا۔

1990 میں کویت اور سعودی عرب کی حکومتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ سیڈل حلال کھانے پینے کی مصنوعات کے لئے حلال سرٹیفکیشن کرے گی اور مارکیٹ میں ہونے والی سرگرمیوں کو معیاری بنائے گی۔ سیڈل حلال کے ادارے نے برازیل میں تقریبا 95 مینوفیکچرنگ پلانٹس کی برازیل میں حلال تصدیق کی ہے جن میں بڑے اور چھوٹے جانوروں کے ذبح سے متعلق سرگرمیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔[17]

2017 میں فمبرس (FAMBARS) برازیل کا دوسرا ادارہ قائم ہوا جو حلال سرٹیفکیشن کی خدمات سرانجام دیتا ہے جو کہ گلف ایکریڈیشن سنٹر (GAC) اور امارات اتھارٹی فار سٹینڈرائزیشن اینڈ میٹرولوجی (ESMA) سے ایکریڈیٹڈ ہے۔ فمبرس نے تقریبا 45 ذبح خانے، 204 کے قریب انڈسٹریز اور 14 مرغیوں کے گوشت کے ریفریجریٹرز کی حلال سرٹیفکیشن کی ہے۔[18]

2017 میں فمبرس کی برآمدات 22 عرب ممالک کو مجموعی طور پر 13.5 بلین ڈالر تھی جو کہ 2022 میں 20 ارب ڈالر تک بڑھنے کے امکانات ہیں۔[19]

سل حلال (SIIL HALAL) برازیل کا تیسرا حلال سرٹیفکیشن کا ادارہ ہے جو کہ گلف ایکریڈیشن سنٹر (GAC) سے ایکریڈیٹڈ ہے۔ سل کا مقصد پروسیسڈ حلال فوڈ کے شعبہ میں تکنیکی خدمات فراہم کرنا اور اس کے علاوہ تربیت، مشاورت اور مصنوعات کی حلال سرٹیفکیشن بھی کرنا ہے۔ سل حلال نے تقریبا 19 کمپنیوں کو حلال سرٹیفائیڈ کیا ہے۔[20]

اگست 2020 میں عرب برازیلین چمبر آف کامرس کے سیکٹری جنرل تامیر منسور نے ایک تقریب میں کہا کہ برازیل نے 2018 میں 1.36 ٹریلین کی فروخت کی جو کہ 2024 میں 1.97 ٹریلین تک بڑھنے کے امکانات ہیں۔

تمام مسلم ممالک میں حلال پروٹین کی درآمدات میں 33 فیصد برازیل کی پیداوار ہے اور پوری دنیا میں حلال پروٹین میں سے 18 فیصد رسد برازیل کی کمپنیوں سے ہوتی ہے۔[21]

برطانیہ

برطانیہ میں متعدد ادارے ہیں جو حلال سرٹیفکیشن کرتے ہیں۔ تقریبا دس سے زائد حلال سرٹیفکیشن بوڈیز ہے جو صارفین کو حلال کی یقین دہانی کے لئے حلال معیارات کے تحت سرٹیفکیشن کرتے ہیں۔

برطانیہ کی اولین سرٹیفکیشن باڈی جو گوشت کی حلال تصدیق کرتی ہے حلال فوڈ اتھارٹی (HFA) ہے۔ یہ ادارہ 1994 میں قائم ہوا۔اس تنظیم سے پہلے برطانیہ میں 85 فیصد گوشت کی حلال تصدیق نہیں کی جاتی تھی۔ اس تنظیم کا مقصد برطانیہ کی مارکیٹوں میں باقاعدگی سے حلال گوشت کی جانچ رکھنا ہے یہ ادارہ حلال گوشت کی پیداوار، مصنوعات تقسیم کرنے والوں اور خوراک کی دوسری مصنوعات کو سرٹیفکیٹ فراہم کرتا ہے۔ حلال فوڈ اتھارٹی، ڈیپارٹمنٹ فار انوائرمنٹ، فوڈ اینڈ رورل افیئرز (DEFRA) اور فوڈ سٹینڈرڈ ایجنسی کے ساتھ مل کر آڈٹس کرتا ہے۔[22]

دوسرا ادارہ حلال مانیٹرنگ کمیٹی (HMC) ہے۔ جو گوشت کے بارے میں حلال معیارات کی جانچ کرتا ہے۔ حلال مانیٹرنگ کمیٹی اسلامی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے حلال سرٹیفکیٹس دیتی ہے اور سٹننگ (Stunning) کے بغیر ہاتھ کے ذبیحہ کی گارنٹی دیتی ہے۔ یہ ادارہ خوراک کی پیداوار اور تقسیم کرنے والے شعبوں کو سرٹیفکیٹس دیتی ہے جیسے کہ ذبح کرنے کی

جگہیں، کارخانیں، خوردہ فروش اور قصائی۔ اپنے طریقہ کار کو یقینی بنانے کے لئے وقتاً فوقتاًان جگہوں کی جانچ کے لئے اپنے معائنہ کرنے والی ٹیم کو بھیجتے ہیں۔[23]

پاکستان

1996میں پاکستان کا پہلا حلال ڈرافٹ PS: 3733 تیار کیا گیا تھا جس پر 2006میں دوبارہ نظر ثانی کی گئی[24]اور 2013میں دوسرا ڈرافٹ تیار کیا گیااس کے بعد اس میں مزید اضافہ کرکے 2016میں PS: 3733-2016 بنایا گیا اسی سٹینڈرڈ پر چوتھی دفعہ دوبارہ کام کیا گیا۔ 27دسمبر 2018کو موجودہ سٹینڈرڈ PSQCA(Pakistan Standards And Quality Control Authority)کے سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ سنٹر نے تیار کیا۔[25]

پاکستان میں حلال تصدیق کا عمل ریاست سے پہلے پرائیوٹ سیکٹر نے شروع کردیا تھا۔2005سے سنحا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان، پاکستان میں حلال تصدیق کی خدمات سرانجام دے رہا ہے جو کہ 2020میں پاکستان کے ایکریڈیشن سنٹر PNAC(Pakistan National Accreditation Center)سے ایگریڈیٹ ہوا۔ اس کے چیف ایگزیکٹو مفتی یوسف عبدالرزاق ہے۔ سنحا کے علاوہ مزید سات حلال سرٹیفکیشن باڈیز بھی PNACسے ایکریگیٹڈ ہیں جو درجہ ذیل ہیں:

- Renaissance inspection and certification agency

اس کی ایکریڈیشن 2018میں ہوئی اس کے مینجنگ ڈائیریکٹر مسٹر عدنان الحسن ہے۔

- Punjab halal development agency

پنجاب حلال کی ایکریڈیشن بھی 2018میں ہوئی اوراس کے چیئرمین مسٹر جسٹس خلیل الرحمان خان ہے۔

- International halal certification

اس کی ایکریڈیشن 2019میں ہوئی اوراس کے چیف ایگزیکٹو مفتی ذیشان عزیز ہے۔

- GULFTIC-EIPL

اس کی ایکریڈیشن 2020میں ہوئی اوراس کے چیف ایگزیکٹو ملک شاہ ولی خان ہے۔

- Al-waiz certification and training services

اس ادارے کی ایکریڈیشن 2020میں ہوئی اوراس کے چیف ایگزیکٹو محمد قاسم ہے۔

- Global halal services

اس کی ایکریڈیشن 2020میں ہوئی اوراس کے مینجنگ ڈائریکٹر محمد اویس خان ہے۔

- IFANCA Pakistan halal

اس کی ایکریڈیشن 2021میں ہوئی اوراس کے کیوایم آر ڈاکٹر سخاوت علی ہے۔[26]

پاکستان 2020کے اقتصادی سروے کے مطابق،زراعت کے شعبہ میں 60فیصد لائیوسٹاک کا حصہ، Gross Domestic Productsکا حصہ 11.7 فیصد اور پاکستان کی برآمدات میں 3.1فیصد ہے۔ اگرچہ پاکستان کثرت سے

گوشت پیدا کرنے والا ملک ہے، لیکن پھر بھی دنیا میں گوشت کی برآمدات میں اٹھارویں نمبر پر ہے اور عالمی منڈی کا صرف تین فیصد حصہ پورا کرتا ہے۔[27]

ترکی

ترکی دنیا کے بڑے زرعی پیداواری ملکوں میں شامل ہے جس کی وجہ سے اس نے عالمی مارکیٹ میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ بڑی تعداد میں فصلوں کی پیداوار یہاں ہوتی ہے اور اسے دوسرے ممالک کو برآمد کرنے میں سرفہرست ممالک میں شامل کیا گیا ہے۔ ترکی میں سالانہ حلال فوڈ مارکیٹ کی مالیت سالانہ 6 بلین ڈالر ہے اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ ایک دہائی میں 20-15 بلین ڈالر تک مزید بڑھ سکتی ہیں۔[28] ترکی کی حلال مصنوعات کی نہ صرف اپنے ملک میں اہمیت رکھتی ہے بلکہ دوسرے ممالک میں بھی خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ترکی کی حلال مارکیٹ میں بھی متعدد ادارے سرگرم عمل ہیں۔ جس میں سب سے اہم کردار GIMDES کا ہے۔

(GIMDES: Gida ve Ihtiyac Maddeleri Denetleme ve Sertifikalandirma Dernegi)

GIMDES ترکی کی حلال سرٹیفکیشن کا ادارہ ہے جس کو 2000 میں قائم کیا گیا تھا۔[29] یہ ترکی کا سب سے اولین ادارہ ہے جس کو یہ اختیارات حاصل ہوئے کہ کھانے پینے کے علاوہ دوسری مصنوعات کے لئے بھی حلال سرٹیفکیٹس جاری کرے اور اس وقت سے کھانے پینے کی مصنوعات کے علاوہ کاسمیٹکس، ادویات اور دیگر صحت سے متعلق مصنوعات کے لئے حلال سرٹیفکیٹس جاری کرتا ہے۔ اور جنیاتی (Genetically Engineered) طور پر تیار شدہ خوراک کے بھی معیارات بنائے ہیں۔ GIMDES مختلف عالمی اداروں کی طرف سے منظور شدہ ادارہ ہے۔ جن میں درجہ ذیل ادارے شامل ہیں:

- انڈونیشیا کے علماء کونسل (MUI)
- سنگاپور کے اسلامی کونسل (MUIS)
- ملیشیا کا اسلامک ڈویلپمنٹ ڈپارٹمنٹ (JAKIM)
- ان کے علاوہ GIMDES ورلڈ حلال کونسل[30] (WHO) کا ممبر اور اس سے بھی تسلیم شدہ ہے۔[31]

ترکش سٹینڈرڈ انسٹی ٹیوٹ (TSE) ترکی کا دوسرا حلال سرٹیفکیشن کا ادارہ ہے۔ جس نے حلال معیارات کے بنیادی ادارے دا سٹینڈرڈ اینڈ میٹرولوجی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کنٹریز[32] (SMIIC) کے ساتھ حلال معیارات کی ترقی کے لئے حلال سرٹیفکیشن کا آغاز 2011 سے کیا۔ جو حلال سروس اور حلال فوڈ دو طرح کے سرٹیفکیٹس فراہم کرتا ہے۔[33]

جنوبی افریقہ

حلال مصنوعات کو نہ صرف ان ممالک میں تیار اور استعمال کیا جاتا ہے جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ بلکہ وہ ممالک جہاں مسلمان کم تعداد میں ہے وہاں بھی حلال مصنوعات کا مطالبہ کیا جاتا ہے جیسے کہ جنوبی افریقہ۔ مسلمانوں کی آبادی جنوبی افریقہ

میں 1.9 فیصد ہے۔[34] مسلمان اقلیت میں ہونے کے باوجود حلال آگاہی کی وجہ سے ان کی سالانہ حلال مصنوعات کی تجارت 150ارب امریکی ڈالر ہے[35]

جنوبی افریقہ کی مارکیٹوں میں حلال کھانے کی مصنوعات کا تناسب 60 فیصد کھانے کی مصنوعات ہے۔[36]جنوبی افریقہ میں بھی حلال مصنوعات میں دھوکہ دہی کی وجہ سے حلال سرٹیفکیشن کی ابتداء ہوئی۔ مارکیٹ میں بہت ساری مصنوعات غیر حلال ہو کر حلال کا لوگو(logo)رکھتے ہوئے فروخت ہو رہے تھے جس کی مسلم برادری نے شناخت کروائی جو اصل میں حلال سرٹیفائیڈ نہیں تھی بلکہ دھوکے سے فروخت ہو رہی تھی۔ جس کی وجہ سے صنعتوں اور صارفین دونوں سطح پر الجھنیں اور عدم اطمینان پیدا ہو رہا تھا۔

جنوبی افریقہ میں سب سے پہلا حلال سرٹیفکیشن کا ادارہ اسلامک کونسل آف ساؤتھ افریقہ (ICSA) 1975ء میں قائم ہوا۔ اس کے بعد 1986 حلال سرٹیفکیشن کا دوسرا بڑا ادارہ مسلم جوڈیشل کونسل حلال ٹرسٹ (MJCHT) قائم ہوا۔ 1996ء میں تیسرا بڑا ادارہ ساؤتھ افریقن نیشنل حلال اتھارٹی (SANHA) قائم کیا گیا اور 2000 میں نیشنل اینڈ یپنڈنٹ حلال ٹرسٹ (NIHT) قائم ہوا۔[37]

جنوبی افریقہ میں 1975ء میں پہلا بڑا ادارہ اسلامک کونسل آف ساؤتھ افریقہ قائم کیا گیا۔ 29 اپریل 1975ء کو ڈربن (Durban) میں ملک کے تقریباً تمام بڑے اداروں کے نمائندے جمع ہوئے اس میں اسلامک کونسل آف ساؤتھ افریقہ کی منظوری دی گئی اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا انتخاب کیا گیا۔ اس ادارے کا ہیڈ آفس کیپ ٹاون میں قائم کیا گیا۔[38]

1945ء کیپ ٹاؤن میں مسلم جوڈیشل کونسل حلال ٹرسٹ (MJCHT) قائم کیا گیا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کے لئے اسلامی غذائی قوانین پر عمل کیا جا رہا ہے اس ادارے نے 1986ء میں باضابطہ طور پر قانونی حیثیت حاصل کی۔ جسے بین الاقوامی اور قومی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ تاکہ مصنوعات کی حلال تصدیق و توثیق کی جاسکے۔[39]

ساؤتھ افریقن نیشنل حلال اتھارٹی (SANHA) کی تشکیل سے پہلے حلال سرٹیفکیشن کا عمل قابل اعتماد نہیں تھا۔ جس کی وجہ حلال سرٹیفکیشن کے اداروں میں پالیسیوں کے مابین اختلافات تھے ان اختلافات کو ختم کرنے کے لئے 20 اکتوبر 1996 کو سنہا کا ادارہ قائم کیا گیا۔ جس کا مقصد اسلامی قانون کے مطابق حلال مصنوعات کی نگرانی، تصدیق اور ان کے فروغ کے عمل میں پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دینا ہے۔[40]

چوتھا بڑا ادارہ نیشنل انڈپینڈنٹ حلال ٹرسٹ (NIHT) ہے جس کا شمار جنوبی افریقہ کے بڑے اداروں میں ہوتا ہے جو کہ 2000 میں تشکیل دیا گیا تھا۔ جس کا صدر دفتر لینزیا Lenasia) میں ہے۔ اس کا دوسرا دفتر ڈربن (Durban) میں ہے جہاں سے انتظامی امور اور معائنہ کی سرگرمیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔[41]

درجہ بالا بڑی ایچ سی بیز کے علاوہ جنوبی افریقہ میں مزید ادارے بھی ہیں جو حلال سرٹیفکیشن کی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ یہاں کی مارکیٹوں میں تقریبا 60 فیصد مصنوعات حلال سرٹیفائیڈ ہیں۔ جنوبی افریقہ کی صنعت کی مالیت تقریبا 71.7 ملین ڈالر ہے حالانکہ مسلمانوں کی تعداد صرف 2 فیصد ہے لیکن اتنی بڑی تعداد میں حلال مصنوعات کی وجہ دوسرے ممالک کو درآمدات ہیں۔[42]

سعودی عرب

سعودی عرب کثرت سے کھانے پینے کی اشیاء کئی غیر مسلم اور مسلم ممالک سے درآمد کرتا ہے جس کے لئے بین الاقوامی حلال معیارات کو بروئے کار لایا جاتا تھا سعودی عرب کو جب اپنے معیارات کے بنانے کی ضرورت درپیش ہوئی تو یہ ذمہ داری سعودی حکومت نے سعودی عرب اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن(SASO) کے سپرد کردی۔ ایس اے ایس او نے مختلف حلال معیارات بنائے۔ جس میں خوراک کی تیاری اور جانوروں کے ذبح کرنے کے مختلف طریقوں کے اُصول بنائے گئے تاکہ حلال خوراک کو یقینی بنایا جاسکے۔

سعودی عرب اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن 1972ء میں قائم ہوئی جو اشیاء کی کوالٹی اور سروسز کی ذمہ دار بن گئی۔ اس نے پہلا معیار گوشت کی مصنوعات کے لیبلنگ کے لئے بنایا(SASO: no 1/1972)، جس پر گوشت کی قسم اور یہ واضح کرنا ضروری تھا کہ مصنوع سور کی چربی یا گوشت سے پاک ہے۔ بعد میں ان معیارات کو بڑھایا گیا اور درآمد کئے گئے گوشت کے علاوہ خوراک کی دوسری مصنوعات اور ذخیرہ شدہ گوشت کے لئے بھی قواعد بنائے گئے تاکہ لوگوں کو یہ یقین دلایا جائے کہ درآمد شدہ کھانے کی مصنوعات مکمل طور پر حلال ہیں۔

1979ء میں SASO نے معیار (SASO: no116/1979) جو تازہ اور ذخیرہ شدہ گوشت کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ معیار(SASO: no 117/1979)بنایا جو پرندوں/مرغیوں کے گوشت کے لئے ہے۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جانور کو اسلامی قانون کے مطابق ذبح کیا گیا ہے ہر قسم کے گوشت (بڑے جانور کا/پرندوں کا) کے لئے سند ضروری قرار دیا گیا۔ اور 1990ء میں تمام گوشت کی درآمد کی جانے والی مصنوعات اور اشیاء خورد ونوش پر ملک کا نام اور حلال سرٹیفکیشن باڈی کا نام ضروری قرار دیا گیا۔[43]

سعودی عرب اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن کے علاوہ سعودی عرب میں سعودی فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی(SFDA) اور انٹرنیشنل اسلامک حلال آرگنائزیشن (IIHO) بھی حلال فوڈ سسٹم کے لئے کام کرتی ہے۔

سعودی عرب میں سعودی فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی کا قیام 29/08/2003 میں ہوا۔ اس کے قیام کا بنیادی مقصد طبّی آلات، ادویات اور خوراک کی نگرانی اور اس سے متعلق معیارات کی وضاحت کرنا ہے۔ چاہے یہ مقامی طور پر تیار ہوں یا درآمد شدہ

ہو۔ SFDA کی لیبارٹریوں میں ان اشیاء کو ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور ان سے متعلق معلومات سے صارفین کو آگاہ کیا جاتا ہے۔[44]
انٹرنیشنل اسلامک حلال آرگنائزیشن (IIHO) کا مقصد ادویات، دواسازی، خوراک کی پیداوار اور اس کے علاوہ دیگر اشیاء کی پیداوار کے بارے میں شعور اور وابستگی کو بڑھانا ہے۔اس کے علاوہ حلال سرٹیفکیشن کے اداروں کی منظوری، حلال سے متعلق معلومات، حلال سرٹیفکیٹ اور نگرانی کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔ ممالک جو سعودی عرب کو مختلف چیزیں درآمد کرتے ہے وہاں کی سرٹیفکیشن کے ادارے انٹرنیشنل اسلامک حلال آرگنائزیشن سے منظوری کرواتے ہے۔اس تنظیم کے ارکان حلال سرٹیفکیشن بوڈیز کا دورہ کرتے ہیں کہ آیا درخواست دہندہ مطلوبہ شرائط اور سعودی عرب کے معیارات کے مطابق ہے یا نہیں؟اس کے بعد انٹرنیشنل اسلامک حلال آرگنائزیشن ان کی منظوری کرتا ہے اور سعودی فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی سعودی بارڈر پر ان کی تصدیق شدہ مصنوعات کو قبول کرتا ہے۔[45]
سعودی کی حلال فوڈ مارکیٹ (اسٹارچ کی مصنوعات، کافی اور کنفیکشنری) کی مالیت 8 بلین ڈالر ہے جس میں سے 6.4 بلین ڈالر کی مصنوعات درآمد کی جاتی ہیں۔ سعودی مارکیٹ کی مالیت 2021 تک 12.3 بلین ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے، مارکیٹ میں مشروبات کی مالیت 2.61 بلین ڈالر ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ 2021 تک 5.1 بلین ڈالر تک اس میں اضافہ ہوگا اس طرح جانوروں اور سبزیوں سے حاصل کیے گئے تیل کی مالیت 1.6 بلین ڈالر ہے جو 2021 تک 2.54 بلین ڈالر تک بڑھنے کی توقع ہے۔[46]

سنگاپور

سنگاپور نے اپنی حلال سرٹیفکیشن کی خدمات 1972 میں مجلس علماء اسلام سنگاپور (MUIS) کے زیر انتظام شروع کی تھیں،[47] مجلس علماء اسلام سنگاپور 1967ء میں قائم ہوئی جو باقاعدگی سے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے اس نظام کو چلانے کے لئے مجلس علماء اسلام سنگاپور نے تین سرکاری ایجنسیوں کے ساتھ شراکت کی ہوئی ہے:

- فوڈ کنٹرول ڈیپارٹمنٹ، منسٹری آف انوائیرنمنٹ
- منسٹری آف نیشنل ڈیپارٹمنٹ
- اور معیارات بنانے کے لئے قومی معیاراتی ادارے (SPRING: Standard, Productivity And Innovation Board) کے ساتھ مل کر حلال معیارات کو ترقی دی۔[48]

مجلس علماء اسلام نے 1972 سے حلال کی خدمات شروع کی۔ مشرق وسطہ میں (yeo yap Seng) اہم غذاؤں اور مشروبات کی کمپنی ہے جس نے 1976 میں مارکیٹ میں اپنی کاروباری حیثیت کو بڑھانے کے لئے مجلس علماء اسلام سے حلال سرٹیفکیشن کی سروس حاصل کی اور باقاعدہ طور پر اس کمپنی کو حلال سرٹیفکیٹ 1978 میں جاری کیا گیا۔[49]

مجلس علماء اسلام سنگاپور نے حلال معیارات کی تیاری اور ترقی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جو دینی علماء، صنعت کاروں اور سرکاری افسران پر مشتمل تھی۔اس کمیٹی کا مقصد حلال سرٹیفکیٹ سے متعلق مذہبی اور تکنیکی ہدایت فراہم کرنا ہیں۔اس کمیٹی نے دو طرح کے معیارات بنائے۔

- MIS-HC-S001 جو کہ حلال خوراک کے طریقہ کار کے متعلق رہنما اصول ہیں۔
- MUIS-HC-S002 یہ حلال خوراک کے معیار اور انتظامی امور کی ترقی اور نفاذ کے لئے بنائے گئے ہیں۔

اور اب تک یہ ادارہ کئی ہزار حلال سرٹیفکیٹس جاری کر چکا ہے۔ سال 2009 میں ایم یو ائی ایس نے 9,264 حلال سرٹیفکیٹس فراہم کئے تھے۔2011 میں حلال سرٹیفکیٹس کا احاطہ 3000 رہا۔ پھر 2014 میں ایم یو آئی نے 2,900 سے زیادہ سرٹیفکیٹس مہیا کیئے۔[50] اور سال 2019 میں ایم یو آئی نے مختلف کمپنیوں کے 4630 احاطے اور 57690 مصنوعات کی حلال سرٹیفکیشن کی جن میں گوشت کے کٹے ہوئے ٹکڑے، تیار کھانے، چٹنیاں، ذائقے اور خوراک کے اجزاء شامل ہیں۔[51]

متحدہ عرب امارات

متحدہ عرب امارات میں حلال سرٹیفکیشن کے سکیم کو امارات اتھارٹی فار سٹینڈرائزیشن اینڈ میٹرولوجی (ESMA) نے متعارف کروایا تاکہ متحدہ عرب امارات میں درآمد کی جانے والی مصنوعات کی حلال تصدیق کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ایک نظام فراہم کیا جاسکے۔اس سکیم کا پہلا حصہ (UAE.S 2055-1) جانوروں کو ذبح کرنے کی ضروریات، سرٹیفکیشن کی ضروریات اور خوراک کی پیک کی ہوئی چیزوں کے لیبلنگ کا احاطہ کرتی ہے۔اور دوسرا حصہ (UAE.S 2055-2) حلال سرٹیفکیشن کے لئے ضروری تقاضے ہیں۔ حلال سرٹیفکیشن باڈیز کو ایکریڈیشن کے لئے امارات اتھارٹی فار سٹینڈرائزیشن اینڈ میٹرولوجی کے معیارات پر عمل کرنا ضروری ہے[52]

امارات اتھارٹی فار سٹینڈرڈائزیشن اینڈ میٹرولوجی (ESMA) کو متحدہ عرب امارات میں واحد معیاراتی ادارہ کے طور قانون نمبر 28/2001 کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ای ایس ایم اے کا بورڈ متحدہ عرب امارات کے یل مرکزی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے:

- وزارت توانائی وصنعت
- وزارت داخلہ
- وفاقی کسٹم اتھارٹی
- وزارت معیشت، وزارت موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیات

- ابو ظہبی چمبر
- دبئی میونسپلٹی
- ابو ظہبی معیار اور ہم آہنگی کونسل
- دبئی چمبر
- معاشی ترقی کے محکمہ شریعت
- اور نجی شعبہ کا نمائندہ شامل ہیں

اس ادارے کے چیئرمین متحدہ عرب امارات کے وزیر معیشت سلطان بن سعید المنصوری ہے۔[53]

امارات اتھارٹی فار سٹینڈرڈائزیشن اینڈ میٹرولوجی کے علاوہ ابو ظہبی فوڈ کنٹرول اتھارٹی (ADFCA) بھی متحدہ عرب امارات میں حلال فوڈ کے لئے کام کرتی ہے جو کہ بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

2005ء میں ابو ظہبی فوڈ کنٹرول اتھارٹی (ADFCA) کا قیام ہوا۔ جو متحدہ عرب امارات کے صدر اور ابو ظہبی کے حکمران شیخ خلیفہ بن زاید النہیان کی بدولت وجود میں آیا۔ تاکہ کھانے کی حفاظت اور صارفین کی اچھی صحت کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسی سال صدارتی امور کے وزیر، نائب وزیر اعظم اور ابو ظہبی فوڈ کنٹرول اتھارٹی کے چیئرمین نے اس اتھارٹی کے تنظیمی ڈھانچے کی منظوری دی اور کھانے پینے کی مصنوعات کی حفاظت کو یقینی بناتے ہوئے یہ ادارہ معاشرے کے تحفظ کے لئے مختص ایک حکومتی ادارہ بن گیا۔ جو کھانے کی مصنوعات سے متعلق ضروری تحقیقات اور مطالعات کا انعقاد کرتا ہے۔

اشیائے خورد نوش کے حوالے سے قواعد وضوابط جاری کرنے کے اختیارات 2007ء میں اس اتھارٹی کو دیے گئے اور جانوروں کی صحت اور زرعی شعبوں سے متعلق تمام حلقوں کو ابو ظہبی فوڈ کنٹرول اتھارٹی میں شامل کر دیا گیا۔

اور 2010ء میں حکومت کی طرف سے خوراک کی حفاظت سے متعلق متوازن پالیسیاں، صاف پانی اور خوراک کی فراہمی کے لئے انتظامی امور اور قانون سازی کرنے کے اختیارات اس ادارے کو دیے گئے۔

ابو ظہبی فوڈ کنٹرول اتھارٹی درج ذیل شعبوں پر مشتمل ہیں:

- کارپوریٹ سروسز سیکٹر
- کنٹرول سیکٹر
- ریگولیشن سیکٹر
- پالسیز اینڈ ریگولیشن سنٹر
- سٹریٹجک اینڈ پرفارمنس سیکٹر

- اینمل ویلتھ سیکٹر
- اور ایگریکلچر افیرز سیکٹر کے شعبوں پر مشتمل ہے۔[54]

ملائیشیا

ملائیشیا میں بھی حلال انڈسٹری کا آغاز جلد ہی ہو گیا تھا اور موجودہ دور میں حلال انڈسٹری کا مرکز بن چکا ہے۔ ملائیشیا کی 67 فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور ان کو حلال مصنوعات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے جیسے کہ اسلامی طرز زندگی جس میں حلال اشیاء کا استعمال شامل ہیں۔

1982 میں وزیر اعظم، مہاتیر محمد نے حلال سرٹیفکیشن کو ادارہ سازی اور ان کو منظم کرنے کی تحریک شروع کی۔ اس طرح سے مہاتیر نے حلال کے پھیلاؤ کو فعال طور پر قومی شکل دی اور اس کے بیوروکریسی اور سرٹیفکیشن کو ریاست کے دائرے میں مرکوز کیا جہاں اس کے بعد سے یہ اب تک قائم ہے۔[55]

حکومت کی طرف سے حلال صنعت کی جو پالیسیاں بنائی گئی تھیں وہ مہاتیر کے بعد بھی چلتی رہی اور بعد کے لوگوں نے اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کی۔ ان کوششوں کی وجہ سے آج ملائیشیا حلال صنعت کا مرکز بن چکا ہے۔ اور حلال سرٹیفکیشن کا عمل جاکم (JAKIM) کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

جاکم ملائیشیا کا اسلامی ترقیاتی محکمہ ہے جو مرکزی تسلیم شدہ اور باقاعدگی سے حلال سرٹیفکیشن کا عمل جاری کرنے والا ادارہ ہے۔[56] مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ملائیشیا میں ایک ایسا ادارہ ہونا چاہئے جو مسلمانوں کے مذہبی امور میں بطور قائد ان کی راہنمائی کر سکے۔ اس وقت سیکٹریٹ کو یہ اختیارات دیے گئے اور مسلمانوں کے زیر استعمال کھانے پینے کی اشیاء کی جانچ پڑتال بھی ان کے ذمہ تھی۔ یہ کمیٹی حلال کھانے پینے کی مصنوعات بنانے والوں اور درآمد کرنے والوں کی طرف سے جواب دہ تھی اور یہی کمیٹی (JAKIM) کی تشکیل کا سبب بنی۔

جاکم (JAKIM) کو بطور اسلامی مرکز 1981ء میں کوالالمپور میں قائم کیا گیا جس کو وفاقی حکومت میں شامل کر کے اسلامی امور و معاملات کو دیکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔[57]

جب حلال انڈسٹری ایک عالمی انڈسٹری بن گئی تو کمپنیوں کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ اس صورت میں (JAKIM) نے اپنے قواعد و ضوابط کو مزید بہتر اور مضبوط بنا دیا تاکہ مارکیٹ میں حلال کی سرگرمیوں کو موثر بنایا جا سکے۔ حلال مارکیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان نے (JAKIM) کے کردار کو مزید اہم بنا دیا اور خوراک یا دوسری مصنوعات کو اس وقت تک حلال تصور نہیں کیا جاتا تھا جب تک (JAKIM) کے ذریعے یہ تصدیق نہ ہو جاتی کہ یہ مصنوعات حلال ہے۔ ملائیشیا میں 1972 میں ایک ایکٹ بنایا گیا جس کا مقصد تجارت کے نامناسب طریقہ کار کو روکنا تھا۔ اور صارفین کو سروسز اور سامان

کی فراہمی میں دھوکہ بازی سے بچانا تھا۔ [58]

اس ایکٹ کے 39 سال گزرنے کے بعد دوسرا ایکٹ بنا کر اس کو ختم کر دیا گیا۔ اور 1 نومبر 2011 سے دوسرے ایکٹ کو نافذ کیا گیا۔ اس کی خاص خصوصیت یہ تھی کہ تجارتی حوالے سے حلال سرٹیفکیشن اور حلال سے متعلق اہم امور کو اس میں شامل کیا گیا اور مصنوعات کے لئے (JAKIM) کے حلال سرٹیفکیٹ کو بنیادی قرار دیا گیا۔

2011ء میں تجارتی وضاحتی ایکٹ (حلال و حرام کے درمیان تفریق) بنایا گیا جس کو جنوری 2011ء میں کارآمد بنایا گیا جس کے بعد جاکم کو خوراک سے متعلق امور و معاملات کے لئے حلال سرٹیفکیشن جاری کرنے کا اختیار دیا گیا یہ واحد ادارہ تھا جس کو یہ ذمہ داری دی گئی۔ [59]

اور موجودہ دور تک (JAKIM) مقامی اور دوسرے ممالک سے برآمد کی جانے والی اشیاء کے لئے حلال سرٹیفکیشن کے رہنما اصولوں کے لئے نگران کے طور پر خدمات سرانجام دینے والا ادارہ بن چکا ہے۔ جب کہ 1994 میں حلال سرٹیفکیشن ایک سند کی شکل میں پہلی دفعہ دیا گیا اور جاکم (JAKIM) کا حلال لوگو (Logo) 30 ستمبر 1998 کو شروع ہوا تھا۔ [60]

2001 میں ایک جاپانی کمپنی پر سور کا گوشت استعمال کرنے کا الزام لگایا گیا۔ جو کہ بہت بڑا اسکینڈل بن گیا اور معاملہ اتنا سنجیدہ ہوا کہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ یہ الزام اگر سچ ثابت ہوتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ کمپنی نے حلال قوائد کی خلاف ورزی کی ہے، جو مسلمانوں کو سور کا گوشت اور اس سے بنی ہوئی مصنوعات کے استعمال سے منع کرتا ہے۔ [61] اس الزام کے نتیجے میں اس کمپنی کے ملازمین کو گرفتار کیا گیا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ محض الزام ہو اس میں سچائی نہ ہو۔ اس اسکینڈل کی وجہ سے اس کمپنی کی شہرت کو نقصان پہنچنے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی کمپنیوں کو بھی نقصان کا خطرہ تھا۔ کیوں کہ میڈیا کے ذریعہ اس سکینڈل کی خبر پوری دنیا میں پھیل گئی تھی۔

ملائیشیا کے ادارے (JAKIM) کے نمائندوں نے اس کمپنی کا دورہ کیا اور عوام کو یہ یقین دلایا کہ اجینوموٹو کمپنی کی مصنوعات جن پر (JAKIM) کا حلال لوگو لگا ہو حلال ہے۔ انڈونیشیا کی حکومت نے سور کے اجزاء سے مصنوعات بنانے والی کمپنی کو سیل کر دیا، جاپان کے تکنیکی ڈائریکٹرز سمیت عملے کے چھ افراد کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ [62]

کمپنی کا ایک ٹیم کے ذریعے معائنہ کرنے کے بعد (JAKIM) نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ ملائیشیا میں اجینوموٹو کی مصنوعات غیر حلال نہیں ہیں۔ اور مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا کہ مذہبی اتھارٹی کی طرف رجوع کریں اگر انہیں خوراک کی مصنوعات پر کسی قسم کا کوئی شک ہو تو وہ (JAKIM) کے لوگو (logo) کی مصنوعات لے جائیں۔ [63]

ملائیشیا کو چونکہ بڑا عالمی حلال مرکز تسلیم کیا جاتا ہے جس کی سالانہ حلال مصنوعات کی درآمدات 8.58 بلین ہے جو کہ 2021 میں 3 ٹریلین تک پہنچنے کا امکان ہے۔ [64]

نیوزی لینڈ

نیوزی لینڈ میں حلال گوشت کی درآمدات 1970 کی دہائی میں شروع ہوئی۔ میٹ انڈسٹری اسوسی ایشن (MIA) نے حلال گوشت کی پیداوار کا آغاز کیا جو نہ صرف ملک کے اندر حلال گوشت کی ضرورت کو پورا کرتا ہے بلکہ 43 فیصد حلال گوشت دوسرے ممالک کو بھی درآمد کرتا ہیں۔ میٹ انڈسٹری اسوسی ایشن پورے ملک سے گائے اور بھیڑ کے گوشت کی 60 پروسیسنگ کرنے والی صنعتوں اور درآمدات کرنے والے اداروں کی نمائندگی کرتا ہے۔[65]

اس کے علاوہ نیوزی لینڈ میں تین حلال سرٹیفکیشن کے ادارے ایسے ہیں جو حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہے اور جن کی حلال تصدیق شدہ مصنوعات دوسرے ممالک کو درآمد کی جاتی ہے۔ یہ ادارے درج ذیل ہیں:

نیوزی لینڈ اسلامک ڈولیپمنٹ ٹرسٹ (NZIDT) کا قیام 2013 میں ہوا جو نیوزی لینڈ کے حلال ایکسپورٹ ایشورنس سسٹم سے منظور شدہ ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل اداروں سے بھی تصدیق شدہ ہیں:

- گلف ایکریڈیشن سنٹر GAC
- امارت اتھارٹی فار سٹینڈرائزیشن اینڈ میٹرولوجی (ESMA)
- سعودی فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی (SFDA)
- مجلس علماء انڈونیشیا (MUI)
- جاکم (JAKIM(Jabatan Kemajuan Isalm Malaysia
- مجلس علماء اسلام سنگاپور (MUIS)

نیوزی لینڈ اسلامک ڈولیپمنٹ ٹرسٹ اشیاء خوردنوش کے علاوہ دوسری مصنوعات جیسے کہ کاسمیٹکس اور ادویات کی بھی حلال سرٹیفکیشن کرتا ہے۔[66]

حلال کنفرمٹی ٹرسٹ، نیوزی لینڈ کی حکومت سے منظور شدہ حلال سرٹیفکیشن کا ادارہ ہے۔ جو کہ گوشت، گوشت کی بنی ہوئی مصنوعات، پروسیسٹ پروڈکٹ، مشروبات، فوڈ فلیورز، ادویات، کاسمیٹکس، ریسٹورنٹس اور دیگر اشیاء کی حلال سرٹیفکیشن کرتا ہے۔ یہ ادارہ درج ذیل دو اداروں سے تصدیق شدہ ہیں:

- سعودی فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی (SFDA)
- امارت انٹر نیشنل ایکریڈیشن سنٹر (EIAC)[67]

فیڈریشن آف اسلامک ایسوسیشن آف نیوزی لینڈ (FIANZ) حلال سرٹیفکیشن کا یہ ادارہ بھی حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہے۔ یہ ادارہ نیوزی لینڈ کے حلال خوراک کے اصولوں کے علاوہ متحدہ عرب امارت اور ملائشیا کے سٹینڈرڈز کے تحت

حلال سرٹیفکیشن کرتا ہے۔[68]

نیوزی لینڈ کی درآمدات میں حلال گوشت کی درآمدات دوسرے مصنوعات کی بنسبت زیادہ ہے۔ 2019 سے لے کر 2020 ستمبر تک نیوزی لینڈ نے 417,232 ٹن گوشت 59 ممالک کو درآمد کیا جس کی قیمت تقریبا 3.5 بلین ڈالر بنتی ہے جس میں سب سے زیادہ درآمدات چین کو کی گئی۔ 277,472 ٹن گوشت جو پوری درآمدات کا 60 فیصد حصہ ہے۔ گوشت کے علاوہ نیوزی لینڈ کے دوسرے حلال مصنوعات کی درآمدات سالانہ 1.6 بلین ڈالر تک ہوتی ہے۔[69]

Conclusions

حلال سرٹیفکیشن کی ابتداء ان ممالک سے ہوئی جو غیر مسلم ہیں اور جہاں مسلمان انتہائی کم تعداد میں ہے جیسے کہ سنگاپور جہاں مسلمانوں کی آبادی 2020 میں 15.6 فیصد رہی اور ان کا مذہب بدھ مت ہے اسی طرح برازیل جس کا مذھب عیسائیت ہے اور مسلمانوں کی تعداد صرف 1.3 فیصد ہیں۔ حلال مصنوعات کی زیادہ تعداد میں درآمدات غیر مسلم ممالک سے کی جاتی ہے۔ منتخب ممالک میں سرفہرست برازیل ہے جس کی سالانہ درآمدات 1.36 ٹریلین ڈالر ہے۔ دوسرے نمبر پر ملائیشیا ہے جس کی درآمدات سالانہ 8.58 بلین ہے اور تیسرے نمبر پر امریکہ جس کی درآمدات 8 بلین ڈالر ہے۔ حلال خوراک کی پیداوار مسلمان ممالک کی بجائے زیادہ تر غیر مسلم ممالک میں کی جاتی ہے جیسے کہ آسٹریلیا، برازیل، نیوزی لینڈ ان ممالک سے حلال گوشت کثرت سے درآمد کیا جاتا ہے حالانکہ یہاں مسلمانوں کی تعداد انتہائی کم ہے۔ OIC ممالک کو سب سے زیادہ حلال گوشت برازیل درآمد کرتا ہے۔ برازیل کے بعد دوسرے نمبر پر آسٹریلیا حلال گوشت اور زندہ جانوروں کی درآمدات کرتا ہے جو 2018 کی شماریات کے مطابق 3.1 بلین آسٹریلین ڈالر کی تھی۔

References

[1]World Population Review. https://Worldpopulationreview.com. Accessed 23 Jan 2021.
[2] AFIC HALAL AUTHORITY. https://www.afichalal.com.au . Accessed 04 February 2021.
[3] Backhouse, Chris, and Norizah Mohamad. "A framework for the development of Halal food products in Malaysia." (2014),p. 697
[4] List of recognized Islamic bodies for halal certification of red meat. https://www.agriculture.gov.au, Accessed 04 February 2021
[5]Huge Growth Forecast For Australian Halal Food Market. http://www.foodprocessing.com.au, Accessed 24 Aug 2021.
[6] our history. https://www.isahalal.com. Accessed 06 February 2021.
[7] Backhouse, Chris, and Norizah Mohamad. "A framework for the development of Halal food products in Malaysia". (2014),p. 114
[8] IFANCA Islamic Food And Nutrition Council Of America. http://www.ifanca.org , Accessed 06 February 2021.
[9]Scope of Halal Food Industry In USA. http://www.isahalal.com, Accessed 24 Aug 2021.

[10] Halal Food Market Grow Over $ 8 Billion In The US During 2020-2024. http://www.prnewswire.com, Accessed 24 Aug 2021.
[11] Akim,Neneng konety,Chandra purnama,Leeja citra korina, The shifting of halal certification in Indonesia from society-centric to state centric, Mimbar,Universites Padjadjarn,JI.Raya Bandung-Sumedang km.21,Indonesia,35,1,2019,pg 118.
[12] Ibid.
[13] Ibid.
[14]Indonesia aims to be major player in halal market. https://www.aa.com.tr. Accessed sep 11, 2021.
[15]مسٹر احمد علی سیفی 1965 میں برازیل کے مسلم یوتھ موومینٹ کے صدر رہے۔1978 میں مسلم یوتھ موومینٹ کے تعاون سے ابو بکر ال سوسائٹی صدیک (Abu Bakar Al Society Sedeek) کی بنیاد رکھی جس کا مقصد برازیل میں بڑھتی ہوئ مسلم کمیونٹی کی نمائندگی اور مذہب کو سماجی سرگرمیوں، کیمپوں اور بین الاقوامی سیمنارز کے ذریعہ پھیلانا تھا۔
HALAL CDIAL. https://www.cdialhalal.com.br. Accessed 16Aug 2021
[16]Brazil: Halal Certifiers Accredited For New Categories By GAC. https://halalfocus.net. Accessed 16 Aug 2021.
[17] CDIAL HALAL: Global Reference In Halal Certification. www.cdialhalal.com . Accessed 16 Aug 2021.
[18]FAMBRAS HALAL Certification. https://www.fambrashalal.com.br . Accessed 16 Aug 2021
[19]Brazil 2018 Halal Food Exports May Hit $5 Billion: Certification Firm. https://www.reuters.com . Accessed 16 Aug 2021
[20] The Company. http://siilhalal.com.br . Accessed 16 Aug 2021
[21]Brazil:Halal certification should be standardized. https://halalfocus.net. Accessed 16Aug 2021.
[22] Fuseini, Awal, Steve B. Wotton, Toby G. Knowles, and Phil J. Hadley. "Halal meat fraud and safety issues in the UK: a review in the context of the European Union." *Food Ethics* 1, no. 2 (2017),pg 131
[23] Bergeaud-Blackler, Florence, Johan Fischer, and John Lever, eds. *Halal matters: Islam, politics and markets in global perspective*. Routledge, 2015,pg116
[24]مفتی یوسف عبدالرزاق، مفتی شعیب عالم، ڈاکٹر مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی، مفتی محمد احسن ظفر، حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات، شعبیہ شرعی تحقیق، سنحا پاکستان، 2021، اول، 24۔
[25] Pakistan Standard For Halal Management System-Fundamentals And Vocabulary.PS:3733-2019.Part-1, Pakistan Standard And Quality Control Authority.
[26] Halal Certification Bodies. https://www.pnac.gov.pk. Accessed 24 Aug 2021.
[27] Pakistan should be on top of the halal meat export industry. instead we'er number 18. https://propit.pakistantoday.com.pk. Accessed 09 Sep 2021.
[28]Turkey Aims To Become Key Player In Global Halal Food Market. https://www.dailysabah.com, Accessed 24 Aug 2021.
[29]About GIMDES. http://Halallink.ed. Accessed 28 jan 2021.
[30] ورلڈ حلال کونسل ایک عالمی ادارہ ہے جو 1999 میں انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں قائم ہوا جس کا مقصد مختلف ممالک کے ممبر تنظیموں میں حلال سرٹیفکیشن اور ایچ سی بیز کی منظوری کے عمل کو معیاری بنانا ہے۔اس تنظیم کا آغاز انڈونیشیا، ریاست ہائے متحدہ (امریکہ)، آسٹریلیا اور ہالینڈ کے ماہرین نے کیا تھا۔
[31] Atalan-Helicke, Nurcan. "The halal paradox: negotiating identity, religious values, and genetically engineered food in Turkey, Agriculture and Human Values, vol32, issue 4,2015, p. 668.

[32] اگست 2010 میں SMIIC کا انسٹی ٹیوٹ قائم ہوا اس کا مقصد معیارات کو ترقی دینا اور تجارت میں رکاوٹ پیدا کرنے والی تکنیکی رکاوٹوں کا ختم کرنا ہے۔

[33]The Establishment of TSE. http://en.tse.org.tr. Accessed 01feb 2021.

[34]South Africa Religious Affiliation. www.Britannica.com. Accessed 03 feb 2021.

[35] Bashir, Abdalla M. Abdullah Bayat, Samuel Oladipo Olutuase, and Zul Ariff Abdul Latiff. "Factors affecting consumers' intention towards purchasing halal food in South Africa: a structural equation modelling." *Journal of Food Products Marketing*, vol 25, issue1,2019,pg 27

[36] Bamba, Adama, Yusof Talek, and Abdulai M. Kaba. "Halal food in multi African society and Muslim Christian relations formation: A strategic vision in political and economic dimension." *Humanities and Social Sciences Review, vol* 7, issue 01,2017,pg 89

[37] Djemilou, Mohamed, and Abdullah Bayat. "The ethico-political knowledge management practices of a South African halal-certifying body." In *ICICKM 2018 15th International Conference on Intellectual Capital Knowledge Management & Organizational Learning*. Academic Conferences and publishing limited, 2018,p. 61.

[38] About IIHC. http://www.islamiccouncilsa.co.za. Accessed 03Aug 2021

[39] About Us. https://mjchalaaltrust.co.za. Accessed 28jan 2021.

[40] Historical background. www.sanha.co.za. Accessed 23 Jan 2021.

[41]Djemilou, Mohamed, and Abdullah Bayat. "The ethico-political knowledge management practices of a South African halal-certifying body." In *ICICKM 2018 15th International Conference on Intellectual Capital Knowledge Management & Organizational Learning*, p. 61. Academic Conferences and publishing limited, 2018.

[42]Halal Economy: South Africa Among Top 5Global Producers Of Halal Products. https://moguldom.com, Accessed 24 Aug 2021.

[43] Yousaf Alharbi, halal food certification, regulations, standards, practices, in Netherlands, MSc thesis, Wageningen university and research center, may 2015, pg 19

[44] Authority Establishment. https://www.sfda.gov.sa , Accessed 14 March 2021.

[45]International Islamic Halal Organization. https://www.zawya.com , Accessed14 March 2021.

[46] The Saudi Market For Confectionery, Starch Products, And Coffee. htpp://www.foodexsaudiexpo.com, Accessed 24 Aug 2021.

[47] Noordin,et.al., "Value chain of Halal certification system: A case of the Malaysia Halal industry." In *European and Mediterranean conference on information systems*, vol. 2008, pp. 1-14. UAE: The British University in Dubai, 2009, pg 2.

[48] Wahab,et.al., "Contributions of Malaysia and Singapore in the development of halal industry in the ASEAN region." Asian Journal of Social Sciences & Humanities Vol 5,issue 2, 2016,p 42

[49] Mohamad,et.al.,"An Overview of Halal Industry in Singapore." In Conference Paper, Surabaya. 2014.pg 4

[50]Wahab,et.al.,"Contributions of Malaysia and Singapore in the development of halal industry in the ASEAN region." Asian Journal of Social Sciences & Humanities Vol 5,issue 2, 2016,p. 39

[51] Building a Resilient Community of Success Together, Muis Annual Report 2019,p. 41

[52] UAE Halal Certification Scheme. https://www.jas-anz.org. Accessed 22 march 2021.

[53] Emirates Authority For Standardization And Metrology. https://www.esma.gov.ae. Accessed 22 March 2021.

[54] Abu Dhabi Food Control Authority. https://www.adfca.ae. Accessed 25 March 2021.

[55] Fischer, Johan, Manufacturing halal in Malaysia. Contemporary Islam, vol 10, issue 1 ,2016,p. 39

[56]Wahab et al. Contributions of Malaysia and Singapore in the development of halal industry in the Asian region, p. 38

[57] Norazlin Abdul Aziz et al. JAKIM: governors of Halal affairs" In contemporary issues and development in the global halal industry, springer, Singapore, pg 133
[58]Zalina zakaria, Siti zubaidah ismail, The Trade Description Act 2011:Regulating Halal in Malaysia, International Conference on law, management and humanities, June 21-22,2014 Bangkok (Thailand) p. 8
[59] ibid
[60] Othman, Baharudin, Sharifudin Md Shaarani, and Arsiah Bahron. "The potential of ASEAN in halal certification implementation: a review, Pertanika J Soc Sci Hum, vol 24, issue 1, 2016,p. 4
[61]Fischer, Johan, Manufacturing halal in Malaysia. Contemporary *Islam* ,p. 39
[62]Daily News Paper, The Strait Times, Warren Fernandez,7 January 2001, Singapore press holdings limited.
[63]Fischer, Johan, Manufacturing halal in Malaysia. Contemporary *Islam* ,p. 40
[64] Where Malaysia Stand In The Global Market. http://www.foodnavigator-asia.com, Accessed 24Aug 2021.
[65]HALAL. www.mia.co.nz. Accessed 16Aug 2021.
[66] Expert Halal Audit And Certification. www.nzidt.co.nz. Accessed 22Aug 2021.
[67]Welcome To HCS. http://halalcs.co.nz. Accessed 22 Aug 2021.
[68]FIANZ Halal. http://fianzhalal.com. Accessed 22 Aug 2021.
[69] Halal. www.mia.co.nz. Accessed 22 Aug 2021.